بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

﴿یہ باب رمضان کے مہینے میں قیام کے بیان میں ہے﴾

تراویح کے لغوی مفہوم کا بیان

تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور آرام و استراحت کے واسطے ایک مرتبہ بیٹھنے کیلیے استعمال ہوتا ہے۔ علامہ ابن منظور علم لغت کی عظیم کتاب لسان العرب میں تحریر فرماتے ہیں۔ (التراويح، جمع ترويحة و هى المرة الواحدة من الراحة تفعيلة منها مثل تسليمة من السلام، و الترويحة فى شهر رمضان سميت بذالك لاستراحة القوم بعد كل اربع ركعات) تراویح، ترویحہ کی جمع ہے۔

اور ایک مرتبہ آرام کرنے کا نام ہے مادہ راحت سے بروزن تفعیلہ جیسے مادہ سلام سے وزن تسلیمہ، اور ماہ رمضان کی نماز تراویح کو بھی اسلیئے تراویح کہتے ہیں کہ لوگ ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتے ہیں۔ (لسان العرب، ج5 مادہ روح، ص360)

صاحب مجمع البحرین لفظ تراوح کے ذیل میں رقمطراز ہیں۔ (التراوح تفاعل من الراحة لان كلا من المتراوحين يريح صاحبه و صلاة التراويح المخترعة من هذا الباب لان المصلى يستريح بعد كل اربع) تراوح مادہ راحت سے باب تفاعل کا مصدر ہے یعنی دو آدمیوں کا یکے بعد دیگرے صبح سے شام تک کنوئیں سے پانی کھینچنا، اسلیئے کہ انمیں بھی ایک شخص دوسرے کے لئے استراحت و آرام کا باعث ہوتا ہے اور نماز تراویح بھی اسی باب سے ہے چونکہ نماز گذار ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتا ہے۔ (مجمع البحرین، ج2-1 مادہ روح، ص244)

نماز تراویح کا بیان

وَيُسْتَحَبُّ لِلنَّاسِ أَنْ يَجْتَمِعُوا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ الْإِمَامُ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ فِي كُلِّ تَرْوِيحَةٍ تَسْلِيمَتَانِ وَيَجْلِسُ بَيْنَ كُلِّ تَرْوِيحَتَيْنِ مِقْدَارَ تَرْوِيحَةٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِهِمْ وَلَا يُصَلِّي الْوِتْرَ فِي جَمَاعَةٍ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ،

ترجمہ

ماہ رمضان میں لوگوں کا نماز عشاء کے بعد جمع ہونا مستحب ہے۔ امام انہیں پانچ ترویحے پڑھائے گا۔ ہر ترویحہ میں دو سلام ہوں اور امام دو ترویحوں کے درمیان ایک تراویح کی مقدار بیٹھے۔ پھر امام لوگوں کو وتر نماز پڑھائے گا اور ماہ رمضان

المبارک کے علاوہ نماز وتر باجماعت نہیں پڑھی جاتی۔

نماز تراویح کی بیس رکعات ہونے میں فقہی مذاہب اربعہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

(البيهقي في السنن الكبرى، 2 / 496، الرقم: 4396، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، 3 / 444.)

حضرت ابوالحسناء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں پانچ ترویحوں میں بیس رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔ (وابن قدامة في المغني، 1 / 456، وقال: هذا كالإجماع.)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی ابن بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں قیام رمضان کے لئے اکٹھا کیا تو وہ انہیں بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

(ابن تيمية في مجموع فتاوى، 2 / 401.)

حضرت زعفرانی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو مدینہ منورہ میں انتالیس (39) اور مکہ مکرمہ میں تیئیس (23) رکعت (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھتے دیکھا۔

(العسقلاني في فتح الباري، 4 / 253، والشوكاني في نيل الأوطار، 3 / 64.)

ابن رشد قرطبی نے فرمایا کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے دو اقوال میں سے ایک میں اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام داود ظاہری رضی اللہ عنھم نے بیس تراویح کا قیام پسند کیا ہے اور تین وتر اس کے علاوہ ہیں۔۔۔ اسی طرح امام مالک رضی اللہ عنہ نے یزید بن رومان سے روایت بیان کی فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تیئیس (23) رکعت (تراویح بشمول تین وتر) کا قیام کیا کرتے تھے۔ (ابن رشد في بداية المجتهد، 1 / 152.)